Volume 03, Issue 03,
July-September 2025
PP: 01-12
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

https://doi.org/10.63283/IRJ.03.03/01

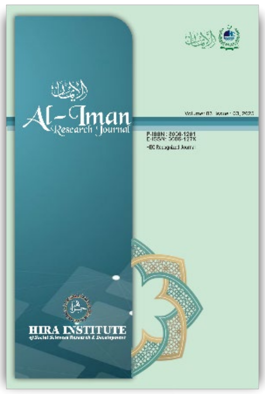

انفاق فی سبیل اللہ: اسلامی فکر میں مفہوم، دائرۂ کار اور سماجی اثرات کا تحقیقی جائزہ

Infāq fī Sabīlillāh

An Analytical Study of Its Meaning, Scope, and Socio-Spiritual Impact in Islamic Thought

Nazia Kousar Naseer [1]*, ***Dr. Taj Udeen Azhari*** [2]

Article History

Received
20-06-2025

Accepted
10-07-2025

Published
11-07-2025

Indexing

Abstract

The term Infāq fī Sabīlillāh, a deeply rooted concept in Islamic theology, literally means "spending in the way of Allah." Derived from the Arabic root nafaqa, it conveys the act of disbursing or expending wealth or resources. In the Islamic juristic and spiritual framework, Infāq fī Sabīlillāh encompasses both voluntary and obligatory acts of giving whether of wealth, time, or effort solely for the purpose of seeking divine pleasure. This concept is especially significant in contexts such as charitable relief, propagation of Islamic teachings, and the establishment of social justice. This study aims to investigate the dual dimensions of Infāq fī Sabīlillāh: its linguistic origins and its broader terminological and theological significance in Islamic scholarship. It further explores closely related terms such as Ṣadaqah, Zakāt, Khairāt, Iḥsān, and ʿAṭāʾ, elucidating their subtle distinctions and diverse applications across classical and contemporary Islamic discourse. By examining Qur'anic verses, Prophetic traditions, and scholarly interpretations, the paper highlights the ethical, spiritual, and socioeconomic functions of altruistic giving in Islam. It also emphasizes how the practice of Infāq fī Sabīlillāh serves as a vehicle for personal purification (tazkiyah), societal equity, and communal solidarity. In doing so, this research offers a comprehensive understanding of Islamic economic ethics and the transformative role of charity in nurturing compassion, reducing inequality, and promoting justice within Muslim societies. Ultimately, Infāq fī Sabīlillāh emerges as a foundational principle in the Qur'anic vision of a morally upright and socially responsible community.

Keywords:

Infāq fī Sabīlillāh, Islamic Charity, Economic Ethics, Sadaqah, Zakāt, Altruism, Islamic Philanthropy, Qur'an and Hadith, Social Justice, Islamic Economic System.

[1] *PhD Scholar, HITEC University, Taxila.* nkousar80@yahoo.com ****Corresponding Author***
[2] *Assistant Professor, HITEC University, Taxila.*

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں ایک امتحان کی غرض سے بھیجا ہے تاکہ وہ اپنے کردار، گفتار اور اعمال سے اس کی رضا و قرب کا طالب بنے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مال و دولت عطاء کیا اور اس کے ذریعہ آزمایا کہ وہ اس نعمت کو کس راہ میں خرچ کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر مال و دولت کو محض جمع کرنے کے بجائے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہی خرچ کرنا "انفاق فی سبیل اللہ" کہلاتا ہے جو کہ اسلامی معیشت، فردی و اجتماعی فلاح اور معاشرتی توازن کا ایک بنیادی اصول ہے۔

اسلام نے نہ صرف انفاق فی سبیل اللہ کو عبادت کا درجہ دیا بلکہ اسے ایمان کا مظہر اور اللہ کی قربت کا وسیلہ بھی قرار دیا۔ اس عمل کے ذریعے نہ صرف معاشرے کے کمزور طبقے کی کفالت کی جاتی ہے بلکہ مال کی طہارت اور قلبی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ انفاق کا تعلق صرف زکوٰۃ تک محدود نہیں بلکہ صدقات، خیرات، عطیات، وقف اور دیگر مالی عبادات بھی اس کے دائرہ میں آتی ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کا تصور محض اقتصادی پہلو پر مبنی نہیں بلکہ یہ ایک اخلاقی، روحانی اور سماجی نظریہ بھی ہے، جو انسان کو خود غرضی، بخل اور دنیا پرستی سے نکال کر ایثار، قربانی اور سخاوت کی طرف راغب کرتا ہے۔ اس تصور نے تاریخ میں بے شمار مثبت انقلابات کو جنم دیا، جن میں اسلامی معاشروں کی تشکیل اور فلاحی ریاستوں کی بنیاد شامل ہے۔

اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد عدل، احسان اور ایثار پر رکھی گئی ہے۔ ان میں "انفاق فی سبیل اللہ" ایک ایسا جامع تصور ہے جو نہ صرف فرد کی روحانی اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر فلاح و بہبود کو بھی فروغ دیتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات میں اس تصور کو کئی پہلوؤں سے اجاگر کیا گیا ہے، تاکہ مسلمان اپنی مالی استطاعت کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو محض صدقہ یا زکوٰۃ تک محدود نہ سمجھیں بلکہ اسے ایک ہمہ گیر فریضہ سمجھ کر ادا کریں۔ اس مقالہ میں انفاق فی سبیل اللہ کے لغوی و اصطلاحی مفہوم، مترادف الفاظ پر بحث کی گئی ہے۔

انفاق کا لغوی مفہوم

"انفاق" عربی زبان کا لفظ ہے، جو ن۔ف۔ق مادہ سے مشتق ہے۔ اس کے بنیادی معانی ہیں:۔

1. خرچ کرنا۔
2. ختم ہونا یا کسی چیز کا زائل ہونا۔

قرآن مجید میں اس کا اطلاق عموماً مال و دولت کے خرچ کرنے پر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ [1]

اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی نے اپنی کتاب "المفردات في غريب القرآن" میں نفق کی وضاحت یوں کی ہے:

النَّفَقُ: ذَهَابُ الشَّيءِ وَفَنَاؤُهُ، وَمِنْهُ قِيلَ لِلنَّفَقِ لِذَهَابِهِ إِلَى مَخْرَجٍ أُخْرَى. وَالإِنْفَاقُ: إِخْرَاجُ المَالِ [2]

نَفَقَ: کسی چیز کے چلے جانے کو کہتے ہیں اسی سے 'نفق'[3] کا نام پڑا کیونکہ اس کا راستہ ایک دوسرے مقام پر کھلتا ہے۔ 'انفاق' کا مطلب ہے مال کو خرچ کرنا۔

علامہ زبیدی نے تاج العروس میں "نفق" کی وضاحت یوں کی ہے:

النَّفَقُ هُوَ الخُرُوجُ مِمَّا فِي اليَدِ مِمَّا يُمْلَكُ، وَالإِنْفَاقُ هُوَ تَفْرِيقُ المَالِ لِوَجْهِ الخَيْرِ [4]

نفق کا مطلب ہے کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا یا خرچ ہو جانا اور انفاق کا مطلب ہے مال کو نیک مقصد کے لیے خرچ کرنا۔

باب نَصَرَ یَنصُرُ سے نَفَقَ یَنفُقُ ہے اور اس کا مصدر نفوقاً ہے جس کے معنی ختم ہونا کے ہیں۔ أبو عبد الرحمن الخليل بن أحمد البصري نے کتاب العین میں نفق کو یوں بیان کیا ہے:

نفق: نَفَقَتِ الدابة تنفُقُ نُفوقاً أي ماتت، نفق: يعنى نفقت الدابة [5]

نفق: یعنی جانور مر گیا ہے یہ باب نفق یُنفَقُ سے ہے۔

"نَفَقَ الْفَرَسُ" گھوڑا مر گیا گویا ختم ہو گیا "نَفَقَتِ الدَّرَاهِمُ" پیسے ختم ہو گئے۔

والنِّفاقُ: الخلاف والكفر، والفعل: نافقَ نِفاقاً [6]

نفاق کا مطلب ہے اختلاف اور کفر، اور اس کا فعل ہے: نافق نِفاقاً یعنی منافقت کرنا۔

ابن منظور افریقی نے لسان العرب میں نفق کی وضاحت یوں کی ہے: ونَفَقَ الْبَيْعُ نَفَاقاً [7] یعنی "مالِ تجارت بک گیا" یا "خرید و فروخت میں چل گیا"

لغت عرب کی یہ خاصیت ہے کہ مصدر اور باب کے بدلنے سے معنی تبدیل ہو جاتا ہے گویا نفق کا لفظ باب اور مصدر کے بدلنے کی وجہ سے مختلف المعانی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

1. انفاق: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا، ختم کر دینا۔
2. نفاق: دوغلا پن، منافقت۔
3. نفق: (سرنگ یا خفیہ راستہ)

قرآن مجید میں نفق "نفاق" اور "انفاق" مختلف اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، جو ایک ہی مادہ "نَفَقَ" سے ماخوذ ہیں، لیکن ان کے مفاہیم اور استعمالات میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

انفاق

اِنفاق کا صیغہ باب اِفعال سے ہے جس کا معنی خرچ کر دینا، صَرف کر دینا، لگا دینا کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ [8]

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ مفسرین کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنا، یا جہاد و دعوت واصلاح سے کنارہ کشی اختیار کرنا، دراصل خود کو اخلاقی، روحانی اور اجتماعی ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "یہ آیت دین کے لیے قربانی دینے کے جامع اصولوں میں سے ایک ہے۔ اگر مسلمان انفاق چھوڑ دیں تو وہ خود کو اجتماعی تباہی کے قریب لے آئیں گے۔ [9]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کچھ صحابہؓ نے جہاد اور انفاق سے پیچھے رہنے کا ارادہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ [10]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دین کے کاموں میں مال خرچ کریں، کیونکہ ترکِ انفاق سے دین کا کام رک جاتا ہے جو بالآخر قوم کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔
11

گویا یہ آیت ایک جامع معاشی، اخلاقی اور روحانی اصول بیان کرتی ہے، جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر امت کی ترقی اور بقاء کے لیے ضروری ہے۔ آیت میں انفاق کا تصور صرف عبادت نہیں بلکہ سماجی و معاشی فلاح و بہبود کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

نفاق (دوغلا پن، منافقت)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا[12]

بے شک منافق اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، حالانکہ وہ انہیں دھوکہ دے رہا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

اس آیت میں "نفاق" کی اسی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے، جہاں کوئی شخص ظاہری طور پر ایمان کا اظہار کرے، لیکن دل میں کفر یا دشمنی چھپائے۔ ایسے شخص کو "منافق" کہا جاتا ہے۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

فإن النفاق والكفر مانع من قبول الأعمال، والنفاق يوجب الكسل عن الصلاة والكره للإنفاق، ولذلك ذمهم الله[13]

بیشک نفاق اور کفر اعمال کی قبولیت سے مانع ہوتے ہیں۔ نفاق انسان کو نماز سے سستی دلاتا ہے اور خرچ کرنے سے نفرت دلاتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی۔

امام ابن عاشورؒ نے فرمایا:

النفاق يطفئ روح العبادة[14]

نفاق عبادت کی روح کو بجھا دیتا ہے۔

نفق (سرنگ)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ[15]

اگر آپ پر ان کا یہ اعتراض و انکار بہت شاق گزر رہا ہے تو اگر آپ کے لیے ممکن ہے تو کہیں زمین میں سے کوئی سرنگ لگا کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کی مطلوبہ نشانیوں میں سے کوئی نشانی انہیں لا کر دکھا دیجیے۔

اس آیت میں نفق کا مطلب سرنگ ہے۔ جس کا راستہ زمین سے آسمان کی طرف ہے۔ جیسا کہ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَيْ سُرُبًا فَتَذْهَبَ فِيهِ إِلَيْهِمْ بِآيَةٍ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَصْعَدَ فِيهَا فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ فَافْعَلْ[16]

اگر آپ زمین میں کوئی سرنگ (نفق) تلاش کرسکتے ہوں تاکہ اس میں سے گزر کر ان کے پاس کوئی نشانی لے آئیں یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا سکیں تو کریں۔ لیکن یہ تمہارے اختیار میں نہیں۔

"نفقا": نفق عربی زبان میں زمین کے نیچے راستے، سرنگ یا سوراخ کو کہتے ہیں۔ اس آیت میں تشبیہ و تسلی کے انداز میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جارہا ہے کہ اگر آپ کسی زیر زمین سرنگ سے گزر کر کوئی معجزہ لاسکتے ہیں تو لے آئیں، مگر ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے۔ انفاق کا لفظ لغوی اعتبار سے متعدد معانی میں مستعمل ہے۔ جن میں ایک قدر مشترک ہے، وہ خرچ کا پہلو ہے۔ عمومی طور پر اس کا اطلاق انسانی رویوں سے لے کر مال کے خرچ کرنے تک سب میں ہوا ہے۔ "فی سبیل اللہ" ایک قرآنی اصطلاح ہے، جس کا مطلب ہے کہ اللہ کی راہ میں۔ یہ ترکیب قرآن مجید میں متعدد مواقع پر مختلف سیاق وسباق میں استعمال ہوئی ہے، مثلاً جہاد، علم دین، رفاہ عامہ اور غرباء کی امداد کے ضمن میں۔

انفاق کا اصطلاحی مفہوم

انفاق فی سبیل اللہ کا اصطلاحی معنی بیان کیا گیا ہے۔ جس سے اس کے معنی کی وسعت واضح ہوتی ہے۔ امام جریر طبریؒ انفاق فی سبیل اللہ کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

الإنفاق في سبيل الله: هو إخراج المال في كل وجه يقصد به طاعة الله، من الجهاد، والنفقة على الفقراء، وإعانة المحتاجين[17]

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطلب ہے: مال کو ہر اس صورت میں خرچ کرنا جس سے اللہ کی اطاعت مقصود ہو، جیسے جہاد، فقراء پر خرچ اور ضرورت مندوں کی مدد۔

ابن رشد اپنی کتاب "بدایۃ المجتہد" میں فرماتے ہیں:

والإنفاق في سبيل الله يدخل فيه الجهاد، والنفقة على من يعين عليه، وكل ما يتقرب به إلى الله تعالى[18]

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا داخل ہے اس میں جہاد، اس میں مدد دینے والے افراد پر خرچ اور ہر وہ عمل جو اللہ کی قربت کا ذریعہ بنے، سب کو شامل ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے انفاق کا اصطلاحی مفہوم یوں بیان کیا ہے:

النفقة في سبيل الله تشمل كل إنفاق يُقصد به وجه الله، سواء كان في الجهاد أو في فقراء المسلمين أو سبل الخير[19]

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہر اس انفاق کو شامل ہے جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو، خواہ وہ جہاد ہو یا فقراء و مساکین پر خرچ یا کسی بھی خیر کے کام میں ہو۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء علوم الدین میں انفاق فی سبیل اللہ کا اصطلاحی مفہوم یوں بیان کیا ہے:

انفاق فی سبیل الله هو ما يصرف فی طاعة الله ومرضاته ويشتمل الزكاة الصدقات والنفقات الجهاد[20]

انفاق فی سبیل اللہ وہ ہے جو اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کے لیے خرچ کیا جائے اور اس میں زکوٰۃ، صدقات، نفقات اور جہاد شامل ہیں۔

مشہور فقہی ماخذ "بدائع الصنائع " کے مصنف علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

الإنفاق هو إخراج المال في وجوه البر والطاعة تقربًا إلى الله[21]

انفاق مال کو نیکی اور اطاعت کے راستے میں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی نیت سے خرچ کرنے کا نام ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

الإنفاق هو إخراج المال من اليد على وجه القربة[22]

انفاق وہ ہے کہ انسان مال کو اللہ کی قربت کے لیے ہاتھ سے نکالے۔

امام ابن تیمیہ اس مفہوم کو مزید وسعت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

كل ما أعين به على طاعة الله فهو من الإنفاق في سبيل الله[23]

یعنی: ہر وہ خرچ جو اللہ کی اطاعت میں مددگار ہو، وہ انفاق فی سبیل اللہ کے دائرے میں آتا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ بظاہر الفاظ کا ایک مرکب ہے جس کے معنی ہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ الفاظ کی ترتیب و ترکیب اپنے اندر وسعت معانی رکھتی ہے۔ اس میں زکوۃ، صدقات، خیرات ہدیہ، قرض حسنہ، وقف الی اللہ اور روزمرہ کے اخراجات سب شامل ہیں۔ یہ صدق دل "یا" صدق نیت " کے ساتھ راہ خدا میں کیے جانے والے اخراجات اور صرف دولت کو کہتے ہیں۔[24]

صاحب المنار شیخ رشید رضا نے لکھا ہے:

تحقیق یہ کہ سبیل اللہ سے مراد وہ مصالح اور مفید کام ہیں جن سے مخصوص افراد نہیں بلکہ عام افراد کو فائدہ ہو، جس سے دین اور دولت دونوں کو تقویت حاصل ہو۔[25]

تفہیم القرآن میں مولانا مودودی انفاق کے بارے میں لکھتے ہے کہ:

مال کا خرچ خواہ اپنی ضروریات کی تکمیل میں ہو یا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے میں یا اپنے اعزہ و اقربا کی خبر گیری میں یا محتاجوں کی اعانت میں یا رفاہ عامہ کے کاموں میں یا اشاعت دین اور جہاد کے مقاصد میں، بہر حال اگر وہ قانون الٰہی کے مطابق ہو اور خالص خدا کی رضا کے لیے ہو تو اس کا شمار اللہ ہی کی راہ میں ہو گا۔[26]

"انفاق فی سبیل اللہ" سے مراد وہ تمام مالی، جسمانی یا نفسیاتی کوششیں ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے کی جائیں۔ اس کا اطلاق زکوٰۃ، صدقات، عطیات، ہدیہ، وقف، خیرات اور جہاد کے لیے مال خرچ کرنے پر ہوتا ہے۔[27]

مذکورہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انفاق مختلف صورتوں میں ہو سکتا ہے، جیسے:

- مالی مدد: غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں پر خرچ کرنا۔
- علم و تعلیم: دینی و دنیاوی علم کے فروغ میں اپنا مال، وقت اور وسائل لگانا۔
- وقت اور توانائی: نیکی کے کاموں میں اپنی جسمانی محنت اور وقت لگانا۔
- دعوت و تبلیغ: دین کی اشاعت کے لیے اپنا مال، علم اور وسائل خرچ کرنا۔
- مساجد، مدارس اور فلاحی ادارے: ان کی تعمیر اور ان کے نظام کو بہتر بنانے میں مالی تعاون۔
- جہاد فی سبیل اللہ: اللہ کی رضاء کی خاطر مالی و جسمانی قربانی دینا۔

گویا انفاق فی سبیل اللہ محض صدقہ و خیرات تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک وسیع اور ہمہ گیر تصور ہے جو زندگی کے ہر گوشے کو اپنے دائرے میں شامل کرتا ہے۔ اس میں ہر وہ خرچ شامل ہے جو اللہ کی رضاء کے لیے کیا جائے، چاہے وہ مال، وقت، علم یا جسمانی محنت کی صورت میں ہو۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر بھی ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو بھی انفاق فی سبیل اللہ کے زمرے میں آئے گا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے مترادف الفاظ

"انفاق" کے مترادفات وہ الفاظ ہیں جو مفہوم کے لحاظ سے اس کے قریب یا ہم معنی سمجھے جاتے ہیں۔ یہ مترادفات عربی اور اردو دونوں زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ پہلے عربی میں مترادفات کو بیان کیا گیا ہے اس کے بعد اردو زبان میں مترادفات کو بیان کیا گیا ہے۔

عربی میں "انفاق فی سبیل اللہ" کے مترادفات:

1. البذل في طاعة الله : اللہ کی اطاعت میں خرچ کرنا
2. الصدقة: صدقہ دینا
3. الإعانة في الخير: نیکی میں مدد دینا
4. العطاء في سبيل الله: اللہ کے راستے میں عطیہ دینا
5. التبرع : رضاکارانہ طور پر مال دینا
6. الزكاة: فرض مالی عبادت
7. الإحسان إلى الفقراء: مساکین پر احسان کرنا
8. السخاء في مرضاة الله : اللہ کی رضا کے لیے سخاوت
9. إخراج المال في الطاعة : اللہ کی اطاعت میں مال خرچ کرنا
10. الدعم المالي للمجاهدين: مجاہدین کے لیے مالی تعاون
11. النفقة على المحتاجين: محتاجوں پر خرچ کرنا
12. البدل من أجل الدعوة : دعوتِ دین کے لیے قربانی دینا

البذل اور العطاء : عمومی طور پر دینے کے عمل کو کہتے ہیں، چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔

الزکاۃ : فرض مالی انفاق، جسے شریعت نے متعین کیا ہے۔

الصدقۃ : نفلی مالی مدد، جو اخلاص کے ساتھ دی جائے۔

التبرع : بغیر مطالبے یا فرض کے اپنی مرضی سے دینا۔

الإعانۃ اور الدعم : کسی نیکی یا مقصدِ خیر میں مدد دینا۔

ذیل میں انفاق فی سبیل اللہ کے اردو زبان میں سیاق وسباق میں استعمال ہونے والے اہم مترادفات مندرجہ ذیل ہیں:

"انفاق فی سبیل اللہ" کے مترادف (مفہوم کے قریب یا ہم معنی) الفاظ درج ذیل ہو سکتے ہیں، جو مختلف سیاق وسباق میں اس کے جزوی یا کلی مفہوم کو بیان کرتے ہیں۔

- خرچ فی سبیل اللہ
- مال اللہ کی راہ میں دینا
- صدقہ
- خیرات
- زکوۃ

- عطیہ
- بذل مال
- احسان
- اعانت
- مدد و تعاون
- ایثار
- سخاوت
- نفقہ فی الطاعۃ طاعت میں خرچ
- تبرع رضاکارانہ عطیہ دینا
- جود و کرم

یہ تمام الفاظ کسی نہ کسی درجے میں "انفاق" کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں اور انہیں مختلف مقامات پر اس کے مترادف یا ضمنی مفہوم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں:

المراد من الإنفاق، الصدقة، والزكاة، وكل ما ينفقه المرء في سبيل الله[28]

صدقہ اور زکوۃ ہر وہ مال ہے جو آدمی اللہ کی راہ میں بندہ خرچ کرتا ہے۔

انفاق کے مترادفات کا مجموعی مفہوم

یہ تمام مترادفات "انفاق" کے تصور کو مختلف زاویوں سے واضح کرتے ہیں:

- زکوۃ اور صدقہ: شرعی و عباداتی پہلو
- خیرات اور عطیہ: معاشرتی و رفاہی پہلو
- سخاوت اور ایثار: اخلاقی و روحانی پہلو
- مدد اور احسان: انسانی ہمدردی و اخوت کا مظہر

"انفاق فی سبیل اللہ" اور اس کے مترادف الفاظ کا فرق نہ صرف لغوی بلکہ اصطلاحی لحاظ سے بھی اہم ہے، کیونکہ یہ مختلف معاشی، اخلاقی اور عباداتی مفاہیم کو ظاہر کرتے ہیں۔ ذیل میں ان الفاظ کا فرق وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

صدقہ: صدقہ ایک عام لفظ ہے جو "مال یا سامان کو کسی کی مدد کے لیے خرچ کرنے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ صدقہ، انفاق کا ایک حصہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ صرف مالی امداد تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ کسی بھی خیرات یا مدد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی ضرورت مند کو اللہ کی رضا کے لیے کچھ دینا، چاہے وہ مال، وقت، یا مدد ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ[29]

ہر بھلائی صدقہ ہے۔

صدقہ کا لفظ عام طور پر مالی امداد کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ انفاق فی سبیل اللہ ایک وسیع تصور ہے جس میں ہر وہ عمل شامل ہے جو اللہ کی رضاء کے لیے کیا جائے۔

خیرات: خیرات بھی انفاق کا ایک اہم مترادف ہے، لیکن یہ زیادہ تر مالی امداد اور کمزوریوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ[30]

صدقہ صرف فقیر، مسکین اور ضرورت مندوں کے لیے ہے۔

خیرات زیادہ تر ضرورت کی اشیاء اور فلاحی کاموں تک محدود ہوتی ہے اور اس کا مقصد غریبوں یا مساکین کی مدد ہوتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ زیادہ وسیع ہے اور اس میں عبادات، جہاد اور معاشرتی فلاح کے تمام پہلو شامل ہیں۔

زکوٰۃ: زکوٰۃ اسلامی عبادات میں سے ہے، جو ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مالی عبادت ہے جو ضرورت مندوں، یتیموں، مساکین اور مخصوص طبقات کو دی جاتی ہے۔ سالانہ مالی استطاعت کے مطابق 2.5% مال کی تقسیم کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ[31]

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

زکوٰۃ ایک فرض عبادت ہے جو مخصوص اصولوں اور شرعی ضوابط کے تحت دی جاتی ہے، جبکہ انفاق فی سبیل اللہ ایک وسیع تر عمل ہے جو فرض و نفل دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

ایثار: ایثار ایک اہم اخلاقی وصف ہے، جس کا مطلب ہے کہ انسان اپنی ضروریات کو دوسروں کی ضروریات پر ترجیح دے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ[32]

اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں خود بھی ضرورت ہو۔

یہ آیت اسلام کے اوّلین سماجی نظریئے کی بہترین عکاسی کرتی ہے۔ انصارِ مدینہ کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جو ایک فلاحی اسلامی معاشرے کی بنیاد بنتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مہمان نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے انصار کے ایک صحابی کے حوالے کیا۔ انہوں نے گھر جا کر صرف بچوں کے لیے کھانا پایا۔ بیوی سے کہا: چراغ بجھا دو، بچوں کو سلا دو اور مہمان کے ساتھ بیٹھ کر بھوکے رہو۔ صبح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لقد عجب الله من صنيعكما بضيفكما البارحة[33]

اللہ تعالیٰ کو تم دونوں کی مہمان نوازی پر تعجب ہوا۔

یہ عمل اسی آیت کا عملی نمونہ تھا، جس میں انصار نے ایثار کو اعلیٰ ترین سطح پر پہنچایا۔ یہ آیت محض ایک تاریخی واقعہ کی تصویر کشی نہیں بلکہ ایک زندہ اصول ہے جو ہر دور کے اسلامی معاشرے کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ یہ واضح کرتی ہے کہ فلاح کا راستہ ایثار، قربانی اور نفس کی اصلاح سے ہو کر گزرتا ہے۔

ایثار اخلاقی عمل ہے جس میں انسان دوسروں کی بہتری کے لیے اپنی ذاتی چیزیں قربان کرتا ہے، جبکہ انفاق میں مال کا خرچ اللہ کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے، جو کہ زیادہ عبادتی نوعیت کا ہوتا ہے۔

"انفاق فی سبیل اللہ" ایک وسیع، جامع اور عباداتی تصور ہے جو صرف مالی امداد تک محدود نہیں بلکہ اس میں ہر وہ عمل شامل ہے جو اللہ کی رضاء کے لیے کیا جائے، جیسے صدقہ، خیرات، ایثار وغیرہ۔ صدقہ، خیرات، اور زکوٰۃ انفرادی طور پر انفاق کا حصہ ہیں، لیکن ان کا دائرہ کار انفاق کے دائرے سے کم ہوتا ہے۔ ایثار اخلاقی سطح پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان دوسروں کی بہتری کے لیے اپنی ضروریات کو قربان کر دیتا ہے، جو کہ ایک زیادہ نیک عمل ہے۔

1. انفاق کا لغوی مفہوم صرف مال خرچ کرنے تک محدود نہیں، بلکہ ہر وہ چیز جو کسی مقصد کے لیے صرف یا فنا کی جائے، لغت میں انفاق کہلاتی ہے۔
2. "انفاق فی سبیل اللہ "ایک جامع اصطلاح ہے جو اللہ کی رضا کے لیے مال، وقت، صلاحیت یا دیگر وسائل کو خرچ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔
3. مفسرین وفقہاء کے نزدیک انفاق فی سبیل اللہ کا دائرہ صرف زکوٰۃ یا صدقہ تک محدود نہیں بلکہ ہر نیکی کے کام پر خرچ کی جانے والی چیز کو شامل کرتا ہے، بشرطیکہ اس کا مقصد اللہ کی رضاء ہو۔
4. عربی مترادفات جیسے نَفَقَة، صَدَقَة، بَذل، عَطاء، هِبَة وغیرہ، مختلف مواقع پر استعمال ہوتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کے مفہوم کو مزید وسعت اور وضاحت فراہم کرتے ہیں۔
5. انفاق کا صحیح فہم فرد کی نیت، مقصد اور خرچ کے دائرے کو واضح کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، جس کے بغیر انفاق کی شرعی حیثیت کا تعین ممکن نہیں۔

فصل اول کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ "انفاق فی سبیل اللہ "کا تصور اسلام میں محض مالی خرچ تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ گیر دینی، اخلاقی اور سماجی عمل ہے۔ اس کے لغوی اور اصطلاحی معانی اور اس کے ساتھ وابستہ مترادفات، ہمیں اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ انفاق فی سبیل اللہ ایک ایسا وسیع مفہوم رکھتا ہے جو فرد، معاشرہ اور دین کی خدمت میں یکساں طور پر کارآمد ہے۔

حوالہ جات:

1 سورۃ البقرہ 2:3-

2 راغب اصفہانی، المفردات فی غرائب القرآن،(بیروت: دارالمعرفۃ، لبنان)، ص562-

3 نفق ینفق، نفاق عربی میں "نافقاء" گوہ کے بل کو کہتے ہیں۔ عام طور پر کسی چیز میں موجود سوراخ یا راستے کو بھی "نافقاء" کہا جاسکتا ہے۔ "نافقاء" اس بل کو کہتے ہیں جو جانور اپنے لیے بناتے ہیں اور اس کا دوسرا خفیہ راستہ ہوتا ہے، تاکہ خطرے کے وقت فرار ہو سکیں۔ مگر یہ لفظ "نفاق" قرآن مجید میں منافقت اور دوغلے پن کو ظاہر کرتا ہے۔

4 علامہ الزبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، 392/10-

5 أبو عبد الرحمن الخليل بن أحمد البصري، كتاب العين، (دار مكتبة الهلال)، 177/5-

6 ایضاً

7 محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري، لسان العرب، (بيروت: دار صادر، الطبعة الثالثة 1414ھ)، 357/10-

8 سورۃ البقرۃ 2: 195-

9 رازی، فخر الدین، مفاتيح الغيب المعروف التفسير الكبير، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1990ء)، 375/5-

10 حافظ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسير القرآن العظيم، (بیروت: دار الفکر، 2000ء)، 120/2-

11 قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن، (قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1964ء)، 185/2-

12 سورۃ النساء 4: 142-

13 القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، 182/8-

14 ابن عاشور، التحرير والتنوير، (تیونس: دار سحنون، 1997ء)، 75/10-

15 سورۃ الانعام 35:07-

16 ابن کثیر، تفسير القرآن العظيم، 151/2-

17 الطبری، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، (بیروت: دار المعرفۃ، 1980ء)، 584/3-

18 ابن رشد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1995ء)، 293/1-

19 مرغینانی، برہان الدین، الهدايه فى شرح بداية المبتدى، (قاہرہ: دار السلام، 2002ء)، 122/1-

20 امام ابو حامد محمد الغزالی، احياء علوم الدين، كتاب الزكاة، باب فضيلةِ الزكاة و أسرارها، (بیروت: دار المعرفۃ، بلا تاریخ)، 236/1-

21 علامہ کاسانی، بدائع الصنائع، 46/2-

22 راغب اصفہانی، المفردات فی غريب القرآن، ص562-

23 ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، (ریاض: دار العالم، 1991ء)، 534/28-

24 صدیقی، فائز احسان، پروفیسر، **اسلام کا نظام صرف دولت اور انفاق**، (کراچی: منظور حسین اکیڈمی، 1981ء)، ص26-25-

25 ایضاً

26 مولانا مودودی، **تفہیم القرآن**، 203/1-

27 فضل الرحمٰن، **اسلام اور جدیدیت: فکری روایت کی تبدیلی**، (شکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 1982ء)، ص31 تا 35-

28 امام فخر الدین رازیؒ، تفسیر کبیر، 236/1-

29 مسلم بن الحجاج، الصحيح المسلم، (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1433ھ)، رقم الحدیث: 2328-

30 سورۃالتوبہ10: 60-

31 سورۃالبقرہ 2:110-

32 سورۃالحشر59: 9-

33 بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب المناقب،(قاہرہ:دارالسلام،1422ھ)،رقم الحدیث:4889-